بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# نظرات

افسوس ہے پچھلے دنوں ہماری گذشتہ قومی زندگی کا ایک اور ستون گر گیا یعنی مسٹر عبداللہ یوسف علی نے لندن میں وفات پائی ۔ مرحوم انگریزی زبان کے نامور انشا پرداز ۔ مشہور ماہر تعلیم اور متعدد بلند پایہ کتابوں کے نامور مصنف تھے ۔ انڈین سول سروس سے الگ ہونے کے بعد وہ دو مرتبہ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ہوئے اور یہیں ان کے دل و دماغ میں یکایک ایک عجیب مذہبی اور دینی انقلاب ہوا ۔ جس کے باعث انہوں نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کرنا شروع کر دیا ۔ ترجمہ کی زبان کس قدر اعلیٰ اور بلند پایہ ہے اس کی داد وہی دیں گے جن کو انگریزی زبان و ادب کا ذوق ہے اور جو مختلف اسالیبِ ادا کی باریکیوں سے واقف ہیں ۔ ترجمہ کے علاوہ جگہ جگہ تفسیری نوٹ بھی بڑے فاضلانہ اور عالمانہ ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ چوں کہ مرحوم نے ترجمہ کے وقت حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اردو ترجمہ قرآن کو خاص طور پر پیش نظر رکھا تھا اس بنا پر اب تک انگریزی میں جتنے بھی تراجم شائع ہو چکے ہیں صحتِ عقائد کے لحاظ سے صرف مرحوم کا ہی ایک ترجمہ ان سب میں ایسا ہے جس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے ۔ مرحوم کو درحقیقت قرآن مجید کے ساتھ عشق سا ہو گیا تھا اور اسی کا اثر تھا کہ وہ اسی زمانہ میں حرمین شریفین کی زیارت اور حج بیت اللہ کی سعادت و شرف سے بہرہ یاب ہوئے ۔ واپسی پر جب کبھی وہ سر پہ عقال اور بدن پر جبہ و عبا کے ساتھ نظر آتے تھے تو بڑے بھلے لگتے تھے ۔ اسلامیہ کالج کے طلبا کو نماز کی اور دیگر شعائرِ اسلامی کی پابندی و احترام کی بڑی تاکید کرتے رہتے تھے ۔ جمعہ کی نماز کالج کی مسجد میں کبھی کبھی خود بھی پڑھاتے تھے ۔ ورنہ نماز سے پہلے یا نماز کے بعد وعظ تو اکثر ہی کہتے تھے ۔ عادات و اخلاق کے لحاظ سے بڑے خلیق و ملنسار ۔ مگر حد درجہ باحمیت و خوددار اور ہمدرد و غم گسار تھے ۔ ضابطہ پسندی اور اصول پروری ان کی فطرت تھی ۔ حق تعالیٰ مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے نوازے اور ان کے مراتب بلند کرے ۔